Pharmaceutical Review

ISSN 2220-5187, Constituted by Pharmacist Federation

اداریہ

تاریخ:23نومبر،2016

ادویاتی تعلیمی اداروں کی اصلاح، پیشہ فارمیسی کی ترقی وخوشحالی کا نقطہ آغاز۔

ادویاتی اساتذہ کے تدریسیAcademicاور تنظیمی Adminitrative کردار کا تجزیاتی جائزہ۔

قوموں کی ترقی میں علم بنیادی حثیت رکھتا ہے۔ جو پیچیدہ مسائل کا سنجیدہ حل دیتا ہے۔ انسانی زندگی میں خوبصورتی وتوازن لاتا ہے۔ گمراہی اور جہالت کے اندھیرے ختم کرتا ہے۔ ظلم وناانصافی کے سامنے ڈٹ جاتا ہے۔ اورانسان کو غلامیوں اور پابندیوں سے آزاد کر کے خودشناسی اور خداپرستی سے آشنا کرتا ہے۔ جوقومیں علم کے راستے پر چل پڑیں، تو پھر دنیا کی کوئی طاقت انہیں اپنی منزل پر پہنچنے سے نہ روک سکی۔ معلم یا استاد معاشرے میں چراغ کی حثیت رکھتا ہے۔ جو اندھیروں میں اجالا فراہم کرتا ہے۔ مایوسیوں کو ختم کر کے امیدوں کے نئے دیپ روشن کرتا ہے۔ پسماندہ ودرماندہ قوموں میں زندگی کی نئی روح پھونک دیتا ہے۔ جو سالار قافلہ بھی ہے اور یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم کی زندہ مثال بھی۔ جو صنعت نوع انسانی کا صورت گر اور قسمت نوع بشر کا کاریگر ہے۔ روشنیوں کا سوداگر اور اجالوں کا مسافر ہے۔

مگر دوسری طرف جب ہم عملی زندگی کا نظارہ کرتے ہیں تو حقیقت بالکل اسکے برعکس نظر آتی ہے۔ جہاں ادویاتی استاد کو جب انتظامی اختیارات دیئے گئے تو یہ ترقی و خوشحالی کیلئے کوئی قابل ذکر کام انجام دینے سے قاصر نظر آتا ہے۔ ہم اسکے تعلیمی وتدریسی کردار کی بات نہیں کرتے۔ جو یقیناً قابل قدر اور اپنی بھرپور افادیت کا حامل ہے۔ ہم ادویاتی اساتذہ کے تنظیمی Administrative/ Managerial کردار میں ناکامی کی بات کرتے ہیں۔ جہاں انہوں نے قانون واخلاق کی دھجیاں اڑادیں۔ ہائرایجوکیشن کمیشن Higher Education Commission (HEC)اور پاکستان فارمیسی کونسل کے وضع کردہ قوائد کی سرعام خلاف ورزیاں کیں۔ HEC کے مختلف مقامات پر متفرق اوقات میں ہونے والے اجلاسوں میں بھرپور شرکت کی۔ اور پنے اپنے ادارے میں بین الاقوامی طرز کے پانچ معیاری تدریسی اور تحقیقی شعبہ جاب بنانے کے تحریری اور تقریری وعدے کیئے۔ مگر پھر ببانگ دہل انکی خلاف ورزی کی۔ تدریس جیسے مقدس ومحترم پیشے میں اپنے انتظامی اختیارات کا غیرقانونی استعمال کیا۔ بددیانتی وبدعنوانی کے نئے باب رقم کیئے۔ ادویات وطب کی تحقیق کے ساتھ کرپشن کے نت نئے طریقے Techniques ایجاد کیئے۔ امتحانات جیسی اہم ذمہ داری کو بھی انتہائی مہارت سے اپنی ناجائز آمدنی کا وسیلہ بنالیا۔ اداروں میں اپنے اقتدار کی طوالت کیلئے نہ صرف نئے اساتذہ کی بھرتی کے خلاف ڈٹ گئے، بلکہ اسے اپنی پیشہ ورانہ ملازمت کیلئے زندگی اور موت کو مسئلہ بنالیا۔ جس سے نہ صرف طلبہ وطالبات معیاری تعلیم اور جدید تربیت سے محروم ہو گئے۔ بلکہ پیشہ فارمیسی کے تدریسی اداروں میں نئے لوگوں کی آمد کا سلسلہ بھی بند ہو گیا۔

مزید براں، یہی اساتذہ پھر پیشہ ورانہ تنظیم پاکستان فارماسسٹ اسوسی ایشن PPA کو بھی اپنی بددیانتی وبدعنوانی کی پردہ پوشی کے بطور ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ اپنے اختیارات کے دوام اور وسعت کا زریعہ بنالیتے ہیں۔ پوری فارمیسی برادری کو پنا محکوم اور غلام بنانے کی مکروہ کوشش کرتے ہیں۔ اسی لئے آپ دیکھیں گے کہ کچھ لوگ اپنے مقدمہ کی پیروی کیلئے وکیل بھی کرنے کو تکلف نہیں کرتے، بلکہ وہ سیدھا جج کرتے ہیں۔ اور پھر مسلم لیگ (ن) کی طرح اپنی مرضی کے فیصلے لے لیتے ہیں۔ یہاں پیشہ فارمیسی کے الیکشن کا طریق کار Mechanism بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ جہاں ڈرگ کنٹرولر سیدھا فیکٹری مالکان سے رابطہ کرتے ہیں۔ جبکہ دیگر انتظامی ادویاتی افسران اور سربراہان ادارجات پورے سٹاف کا سودا کرلیتے ہیں۔ اور پوری فارمیسی برادری کا بیک وقت فیصلہ ہو جاتا ہے۔ منتخب ہونے والے نمائندگان Electables کو غیر جمہوری انداز میں چنا Selectables بنالیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس طے شدہ انتخابی طریق کار Engineered Election کی کوکھ سے پیدا ہونے والی کابینہ بھلا کیسے کوئی قابل ذکر کام کریگی۔

چنانچہ اداروں اور تنظیموں کی یہ نا کامیاں پھر پوری فارمیسی برادری کی محرومیوں کا سبب بن جاتیں ہیں۔اور ہمارا مقصود ہرگز ادویاتی اساتذہ کی توہین کرنا مقصود نہیں۔ بلکہ انکے انتظامی کردار کی ناکامی کو اجاگر کرنا مقصود ہے۔جس کو درست انداز میں سمجھ کر شائد پاکستانی حکام، قانون دان اور سیاستدان بہتر لائحہ عمل تیار Design کر کے معیاری ادویاتی وطبی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنا سکیں۔کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ پورے ملک میں کہیں مجوزہ تعلیمی وتحقیقی نظام رائج نہیں۔کہیں مطلوبہ اساتذہ کی تعداد میسر نہیں۔کہیں متعلقہ کتب اور تعلیمی مواد میسر نہیں۔کہیں تجرگاہوں میں مطلوبہ کیمیائی مرکبات، آلات اور اوزار نہیں ہیں۔کیونکہ یہ چیزیں سربراہان کی ترجیحات ہی نہیں ہیں۔انہوں نے صرف اپنی داداگیری قائم کرنی ہے۔اختیارات واقتدار بچانا ہے۔مالی مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔ادارے چاہیں تباہ ہو جائیں، پوری فارمیسی برادری مٹ جائے، نظام برباد ہو جائے، انہیں اسکی پرواہ نہیں۔ان کا اقتدار سلامت رہے۔اختیارات کا سورج کبھی غروب نہ ہو۔جاہ وجلال اور دبدبہ برقرار رہنا چاہیئے۔جو یقیناً خوددار، غیرتمند اور حریت پسند لوگوں کا شیوہ نہیں ہوتا۔

پوری دنیا میں انتظامی ودفتری اور تعلیمی وتحقیقی معاملات دو الگ الگ کردار جانے اور مانے جاتے ہیں۔اگر کسی ادارے میں انتظامی اسامی مشتہر کی گئی ہو۔تو امیدوار کے تحقیقی وتعلیمی پس منظر کو زیادہ وزن نہیں دیا جاتا۔اگر تدریسی وتحقیقی منصب کے امیدوار ہوں تو پھر انکی زندگی کے انتظامی ودفتری پس منظر کو اہمیت نہیں دی جاتی۔مگر بدقسمتی سے پاکستان میں انتظامی عہدوں پر فائز افسران اساتذہ ہی سائنسی اعتبار سے ترقی کرتے ہیں۔وہی اعلی تعلیم کی تحقیق کے نگران ہوتے ہیں۔بس انہیں کے تحقیقی مقالاجات Articles شائع ہوتے ہیں۔یہی کانفرنسز اور تحقیقی سیمینارز کی رونق ہوتے ہیں۔جو یقیناً منطقی اعتبار سے ایک سوالیہ نشان ہے۔کیونکہ اگر ایک افسر دیانتداری سے شعبہ ادویات کی نگرانی کرے، اپنے مضمون کی مناسب تدریس Teaching بھی کرے۔اور پھر تمام انتظامی معاملات بھی احسن انداز میں انجام دے۔تو وہ ہرگز تحقیق واشاعت اور ایجاد وایجاب کا وہ کام کر ہی نہیں سکتے جس کا عموماً دعوٰی فرمایا جاتا ہے۔یہ انکی بددیانتی کا منہ بولتا ثبوت اور کرپشن کی ناقابل تردید شہادت ہے۔ہم ایک ایسے سربراہ ادارہ کو بھی جانتے ہیں جس نے ایم فل M.Phil کی پوری جماعت کی نگرانی Supervision کی ہے۔جو ایک ناقابل یقین کارنامہ ہے۔جس کی بنیاد پر جناب موصوف کو نوبل پرائز ملنا چاہیئے یا پھر کم از کم انکا نام دنیا کی کتاب Ganz Book of World Record میں تو ضرور آنا چاہیئے۔

چنانچہ ہم سمجھتے ہیں کہ ادویاتی اداروں کے اساتذہ کے انتظامی معاملات میں ناکامی ہی دراصل پیشہ فارمیسی کے نظام طب وصحت میں ناکامی کا سبب ہے۔اداروں کے سربراہان Deans اور نگران Chairmans نہ صرف تعلیمی اداروں میں کرپشن برپا کرنے کے جرم میں ملوث ہیں۔بلکہ بےکس وبےحال مریضوں کو معیاری ادویاتی سہولیات کی فراہمی میں بھی رکاوٹ ہیں۔یہی لوگ غلط ادویات کے استعمال سے بےموت مرنے والوں کے انسانیت سوز جرم میں شریک ہیں۔اہل علم ودانش اور ارباب اقتدار کو یقیناً باقی دنیا کی طرح ادویاتی استاد کے انتظامی کردار کی ناکامی کا بھی جائزہ لینا چاہیئے۔انتظامی اور تدریسی، دفتری وتحقیقی کردار کی نمایاں تخصیص کرنی چاہیئے۔نظام صحت اور تعلیمی طریق کار کو تباہ کرنے والی ہستیوں کی نشان دہی ہونی چاہیئے۔فلاح انسانیت کے لئے انکی مناسب تفتیش اور سزا ملنی چاہیئے۔ان انتظامی شخصیات کی ناکامی ہی کی وجہ سے آپ دیکھیں گے کہ کراچی سے خیبر تک کہیں آپکو HEC اور فارمیسی کونسل کے مجوزہ پانچ تعلیمی وتحقیقی شعبہ جات نہیں ملیں گے۔کہیں اساتذہ Faculty کی مطلوبہ تعداد Teacher Student Ratio نہیں ہوگی۔کہیں معقول علمی مواد اور کتب میسر نہیں ہونگی۔کہیں ادویاتی عمل کاری Pharmacy Practice نہیں ملے گی۔کہیں تحقیقی رسالہ جات اور برقی معلومات Subscription of research data نہیں ملیں گی۔حتٰی کہ پانچ نگرانون Chairmans اور انکے متعلقہ عملہ Staff کا صحیح انتظامی ڈھانچہ بھی نہیں ملے گا۔تجربہ گاہوں میں مناسب تحقیقی آلات اور اوزار نہیں ہونگے۔جو ادویاتی اداروں کے سربراہ اساتذہ کی ناکامیوں کی روشن دلیلیں ہیں۔

ڈاکٹر طٰہٰ نذیر Ph.D
مدیراعلیٰ: رسالہ الادویہ, PHARMACEUTICAL REVIEW

ISSN: 2220-5187; W.: http://pharmarev.com/